تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	405 Code
Course Name:	Economics of Pakistan (معاشیات پاکستان)
Class:	BA/AD
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 3

سوال نمبر 1: کولمبو کے خدوخال کا جائزہ پیش کیجئے۔ نیز پہلے اور دوسرے پانچ سالہ منصوبوں میں صنعتی ترقی کے لیے کی گئی کوششوں کا بھی ایک تقابلی جائزہ لیجیے۔

کولمبو پلان (Colombo Plan) کے خدوخال کا جائزہ

کولمبو پلان جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی مشترکہ معاشی ترقی کا ایک تاریخی پروگرام ہے، جس کی بنیاد **جنوری 1950ء** میں سری لنکا کے شہر کولمبو میں دولتِ مشترکہ (Commonwealth) کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں رکھی گئی۔ اس کا باقاعدہ آغاز جولائی 1951ء میں ہوا۔ پاکستان اس پلان کے بانی ارکان میں شامل تھا۔

بنیادی خدوخال اور اہداف

- **تکنیکی اور مالی امداد:** اس پلان کا بنیادی مقصد غریب اور نو آزاد ایشیائی ممالک کو ترقی یافتہ ممالک (جیسے آسٹریلیا، کینیڈا، برطانیہ) کی طرف سے مالی امداد اور تکنیکی مہارت (Technical Assistance) فراہم کرنا تھا۔
- **انفراسٹرکچر کی تعمیر:** کولمبو پلان کے تحت پاکستان کو مواصلات، ریلوے، ڈیموں اور بجلی کے منصوبوں کے لیے خطیر گرانٹس ملیں۔ پاکستان کا مشہور **وارسک ڈیم (Warsak Dam)** کینیڈا کے تعاون سے اسی پلان کے تحت تعمیر کیا گیا۔
- **انسانی سرمائے کی ترقی:** اس پروگرام کے تحت پاکستان کے ہزاروں طلبہ، انجینئرز اور سائنسدانوں کو اعلیٰ تعلیم اور فنی تربیت کے لیے آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں اسکالرشپس پر بھیجا گیا، جنھوں نے واپس آکر ملک کی تعمیرِ نو میں حصہ لیا۔

پہلے اور دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں صنعتی ترقی کا تقابلی جائزہ

صنعتی ترقی کے لحاظ سے پاکستان کے پہلے (1955-60) اور دوسرے (1960-65) پانچ سالہ منصوبوں کی پالیسیوں اور نتائج میں واضح فرق تھا:

1۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے کی صنعتی کوششیں

- **پالیسی:** اس منصوبے میں حکومت کا رجحان پبلک سیکٹر کی طرف تھا کیونکہ آزادی کے وقت نجی سرمایہ کار بڑے کارخانے لگانے سے کتراتے تھے۔ حکومت نے **PIDCs (پاکستان انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن)** کے ذریعے خود ٹیکسٹائل، سیمنٹ اور کاغذ کے کارخانے لگائے۔
- **نتائج:** سیاسی اَنسٹیبلٹی اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے صنعتی ترقی کا ہدف پورا نہ ہو سکا۔ تاہم، کنزیومر گُڈز (صارفین کی اشیاء) بنانے والی چھوٹی صنعتوں کی بنیاد ضرور پڑی۔

2۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبے کی صنعتی کوششیں

- **پالیسی:** اس منصوبے میں صدر ایوب کی حکومت نے "آزاد معیشت" اور نجی شعبے (Private Sector) پر بھرپور بھروسہ کیا۔ نجی سرمایے کو تحفظ دیا گیا، ٹیکسوں میں چھوٹ دی گئی، اور "ایکسپورٹ بونس اسکیم" شروع کی گئی تاکہ کارخانے دار اپنا مال باہر بیچیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **نتائج:** یہ دور پاکستان کی صنعتی تاریخ کا سنہری دور ثابت ہوا۔ صنعتی پیداوار میں سالانہ 10 فیصد سے زیادہ کا حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ پاکستان میں کیمیکلز، مشینری اور کپڑے کی بڑی ملیں قائم ہوئیں اور پاکستان دنیا کے سامنے ایک ابھرتی ہوئی صنعتی طاقت بن کر سامنے آیا۔

صنعتی ترقی کا تقابلی جدول (Table)

اشاریہ / خصوصیت	پہلا پانچ سالہ منصوبہ (1955-60)	دوسرا پانچ سالہ منصوبہ (1960-65)
بنیادی صنعتی حکمتِ عملی	سرکاری اداروں (PIDC) کے تحت صنعت کاری	نجی شعبے اور سرمایہ کاروں کی بھرپور سرپرستی
صنعتی نمو کی شرح	کم اور اہداف سے بہت پیچھے	قریباً 10 سے 12 فیصد سالانہ (ریکارڈ عروج)
سرمایہ کاروں کی پوزیشن	سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے خوفزدہ	حکومتی مراعات اور استحکام کی وجہ سے پرجوش
برآمدی پالیسی	زیادہ تر توجہ ملکی ضرورت پوری کرنے پر تھی	ایکسپورٹ بونس اسکیم کے ذریعے برآمدات پر زور

سوال نمبر 2: سندھ طاس کے منصوبہ کی ابتدا کی جوہات اور اثرات لکھیں۔

سندھ طاس معاہدے (Indus Waters Treaty) کی ابتدا اور وجوہات

1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت جہاں زمین اور اثاثے تقسیم ہوئے، وہاں دریاؤں کے پانی کا ایک بہت بڑا بحران پیدا ہو گیا۔ پاکستان کے تمام بڑے دریا (سندھ، جہلم، چناب، راوی، ستلج، بیاس) بھارت کے زیرِ قبضہ کشمیر یا بھارتی پنجاب سے گزر کر پاکستان آتے تھے۔ **اپریل 1948ء** میں بھارت نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان آنے والے مشرقی دریاؤں (راوی اور ستلج) کا پانی روک دیا، جس سے پاکستان کی لاکھوں ایکڑ زرعی زمین خشک ہونے لگی اور دونوں ممالک جنگ کے دہانے پر پہنچ گئے۔

عالمی بینک (World Bank) کی مداخلت

اس سنگین بحران کو حل کرنے کے لیے عالمی بینک نے ثالث کا کردار ادا کیا اور طویل مذاکرات کے بعد **19 ستمبر 1960ء** کو کراچی میں صدرِ پاکستان ایوب خان اور بھارتی وزیرِ اعظم جواہر لعل نہرو نے "سندھ طاس معاہدے" پر دستخط کیے۔

معاہدے کے بنیادی نکات

اس معاہدے کے تحت دریاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا:

1. **مشرقی دریا(راوی، ستلج، بیاس)**: ان پر بھارت کو مکمل حق دے دیا گیا۔
2. **مغربی دریا(سندھ، جہلم، چناب)**: ان کا پانی پاکستان کے حصے میں آیا۔

سندھ طاس منصوبے کے پاکستان پر اثرات(Effects)

چونکہ مشرقی دریا بھارت کے پاس چلے گئے تھے، اس لیے پاکستان کے پنجاب کے ان علاقوں کو پانی دینا ضروری تھا جو راوی اور ستلج سے سیراب ہوتے تھے۔ اس مقصد کے لیے عالمی بینک اور دوست ممالک کے مالی تعاون سے **"سندھ طاس انڈس بیسن پروجیکٹ"** شروع کیا گیا، جس کے ملکی معیشت پر درج ذیل گہرے اثرات مرتب ہوئے:

1۔ مثبت اثرات(Positive Impacts)

- **دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام کی تعمیر**: اس منصوبے کے تحت مغربی دریاؤں کا پانی مشرقی دریاؤں میں منتقل کرنے کے لیے **8 لنک نہریں (Link Canals)** اور 5 بیراج تعمیر کیے گئے، جس سے پاکستان کا زرعی نظام تباہ ہونے سے بچ گیا۔
- **عظیم ڈیموں کی تعمیر اور سستی بجلی**: اس منصوبے کے تحت پاکستان میں دو عظیم واٹر اسٹوریج ڈیم تعمیر کیے گئے:
  - **منگلا ڈیم (دریائے جہلم پر)**: جس سے پانی کے ساتھ ساتھ سستی ہائیڈرو پاور بجلی ملنا شروع ہوئی۔
  - **تربیلا ڈیم (دریائے سندھ پر)**: جو دنیا کا مٹی سے بھرا سب سے بڑا ڈیم ہے اور آج بھی پاکستان کی زراعت اور بجلی کا سب سے بڑا محور ہے۔
- **زرعی انقلاب**: ان ڈیموں اور لنک نہروں کی وجہ سے پاکستان کو سال بھر کاشتکاری کے لیے پانی کی مسلسل فراہمی ممکن ہوئی، جس سے ملک اناج میں خود کفیل ہوا۔

2۔ منفی اثرات / نقصانات

- **مشرقی دریاؤں کا خشک ہونا**: راوی اور ستلج کا پانی بھارت کے پاس جانے کی وجہ سے یہ دریا پاکستان کی حدود میں بالکل خشک ہو گئے، جس سے ان دریاؤں کے آس پاس کا زیرِ زمین پانی کڑوا ہو گیا اور مقامی ماحول (Ecosystem) کو شدید نقصان پہنچا۔

سوال نمبر 3: پاکستان کی اہم برآمدات پر ایک نوٹ تحریر کیجئے۔ نیز پاکستان کی معاشی ترقی میں تجارت خارجہ کی اہمیت کا جائزہ لیجیے۔

پاکستان کی اہم برآمدات(Major Exports)

برآمدات سے مراد وہ اشیاء اور خدمات ہیں جو کوئی ملک دوسرے ممالک کو بیچ کر قیمتی غیر ملکی زرمبادلہ (Foreign Exchange) کماتا ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ ٹیکسٹائل اور کپڑے کا شعبہ (سب سے بڑا ذریعہ)

پاکستان کی کل برآمدات کا تقریباً 55 سے 60 فیصد حصہ ٹیکسٹائل کی صنعت سے آتا ہے۔ اس میں خام کپاس (Raw Cotton)، سوتی دھاگہ (Yarn)، کپڑا، تولیے، بیڈ شیٹس اور تیار شدہ گارمنٹس (Readymade Garments) شامل ہیں۔ ہمارے بڑے خریدار امریکہ اور یورپی یونین کے ممالک ہیں۔

2۔ زرعی اجناس اور خوراک

- **چاول (Rice):** پاکستان کا باسمتی چاول اپنی خوشبو اور ذائقے کی وجہ سے پوری دنیا بالخصوص خلیجی ممالک اور یورپ میں مشہور ہے۔ یہ زرمبادلہ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔
- **پھل اور سبزیاں:** پاکستان بڑے پیمانے پر کنو (کینو)، آم اور آلو خلیجی ممالک اور وسطی ایشیا کو برآمد کرتا ہے۔
- **سمندری خوراک (Fish & Seafood):** مچھلیاں اور جھینگے بھی برآمد کیے جاتے ہیں۔

3۔ روایتی اور کھیلوں کا سامان

- **کھیلوں کا سامان (Sports Goods):** سیالکوٹ کا بنا ہوا فٹ بال دنیا بھر میں، بشمول فیفا ورلڈ کپ (FIFA World Cup)، استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کرکٹ بیٹ اور ہاکی بھی برآمد کی جاتی ہے۔
- **سرجیکل آلات (Surgical Instruments):** سیالکوٹ کے بنے ہوئے جراحی کے اعلیٰ آلات دنیا کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں استعمال ہوتے ہیں۔
- **چمڑے کا سامان (Leather Goods):** چمڑے کے جیکٹس، دستانے اور جوتے بھی اہم برآمدات ہیں۔

پاکستان کی معاشی ترقی میں تجارتِ خارجہ (Foreign Trade) کی اہمیت

تجارتِ خارجہ (برآمدات اور درآمدات) کسی بھی ملک کی معیشت کی شہ رگ ہوتی ہے۔ پاکستان کے لیے اس کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہے:

- **زرمبادلہ کا حصول:** برآمدات کے ذریعے پاکستان کو ڈالرز حاصل ہوتے ہیں، جن سے ملک اپنے بیرونی قرضے ادا کرتا ہے اور ضروری اشیاء (جیسے پٹرول اور مشینری) درآمد کرتا ہے۔
- **جدید ٹیکنالوجی اور سرمائے کی منتقلی:** تجارتِ خارجہ کے ذریعے پاکستان جرمنی، جاپان اور چین سے جدید ترین کارخانوں کی مشینیں اور کمپیوٹرز امپورٹ کرتا ہے، جس سے ملکی صنعتیں جدید ہوتی ہیں۔
- **مارکیٹ کا دائرہ کار بڑھنا:** اگر پاکستانی تاجر صرف ملک کے اندر مال بیچیں تو ان کا منافع محدود ہوگا۔ بین الاقوامی تجارت انہیں دنیا کی اربوں کی مارکیٹ تک رسائی دیتی ہے، جس سے ملکی پیداوار بڑھتی ہے۔
- **صنعتی اور کاروباری مسابقت (Competition):** جب ملکی اشیاء کا مقابلہ بین الاقوامی برآمدات سے ہوتا ہے، تو ہمارے کارخانے دار اپنے مال کا معیار (Quality) بہتر کرتے ہیں اور قیمتیں کم رکھتے ہیں، جس کا فائدہ ملکی صارفین کو بھی ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: حکومت پاکستان منڈی کی ناکاملیت دور کرنے کے لیے کیا کیا اقدام کر رہی ہے اور کر سکتی ہے؟ بحث کیجئے۔

منڈی کی ناکاملیت (Market Failure) سے کیا مراد ہے؟

معاشیات کی زبان میں منڈی کی ناکاملیت سے مراد ایک ایسی صورتحال ہے جہاں آزاد مارکیٹ (طلب اور رسد کا نظام) وسائل کو منصفانہ اور بہترین طریقے سے تقسیم کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے میں چند بڑے تاجروں کی اجارہ داری قائم ہو جاتی ہے، ذخیرہ اندوزی بڑھتی ہے، غریبوں کا استحصال ہوتا ہے اور قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو جاتی ہیں۔

حکومتِ پاکستان کے موجودہ اقدامات (Current Steps)

حکومتِ پاکستان مارکیٹ کی ان خرابیوں کو دور کرنے اور عوام کو تحفظ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. **کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان (CCP) کا قیام:** یہ ایک سرکاری ادارہ ہے جس کا کام مارکیٹ میں تاجروں کے گٹھ جوڑ (Cartels) اور ناجائز اجارہ داری کو روکنا ہے، تاکہ کوئی بڑی کمپنی قیمتیں بڑھانے کے لیے مارکیٹ کو بلیک میل نہ کر سکے۔
2. **یوٹیلیٹی اسٹورز کارپوریشن (USC):** حکومت مارکیٹ کی مہنگائی کے مقابلے میں عوام کو سستی اشیاء (آٹا، چینی، گھی) فراہم کرنے کے لیے یوٹیلیٹی اسٹورز پر اربوں روپے کی سبسڈی دیتی ہے۔
3. **پرائس کنٹرول کمیٹیاں اور مجسٹریٹس:** رمضان المبارک اور عام دنوں میں اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز اور پرائس مجسٹریٹس مارکیٹ کا دورہ کرتے ہیں تاکہ ناجائز منافع خوری اور سرکاری نرخ نامے (Price Lists) کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے اور سزائیں دی جا سکیں۔
4. **پاسکو (PASCO) اور گندم کی امدادی قیمت:** حکومتِ پاکستان کسانوں کو مڈل مین کے استحصال سے بچانے کے لیے ہر سال گندم کی ایک "امدادی قیمت (Support Price) " مقرر کرتی ہے اور پاسکو کے ذریعے خود کسان سے گندم خریدتی ہے تاکہ مارکیٹ میں قیمت مستحکم رہے۔

مزید ضروری اقدامات جو حکومت کو کرنے چاہئیں (What can be done?)

موجودہ اقدامات کے باوجود پاکستان کی مارکیٹ اب بھی مکمل مستحکم نہیں ہے۔ حکومت کو درج ذیل مزید اقدامات کرنے چاہئیں:

- **ڈیجیٹل منڈی (Digitalization of Markets):** حکومت کو کسانوں اور خریداروں کے درمیان سے مڈل مین کا خاتمہ کرنے کے لیے آن لائن موبائل ایپس متعارف کروانی چاہئیں، جہاں کسان اپنا مال براہِ راست شہر کے ہول سیلر کو بیچ سکے۔
- **ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت قوانین:** موجودہ جرمانوں کی رقم بہت کم ہے، بڑے تاجر جرمانہ بھر کر دوبارہ ذخیرہ اندوزی شروع کر دیتے ہیں۔ حکومت کو ایسے عناصر کے لیے طویل قید اور کارخانے سیل کرنے جیسے سخت قوانین بنانے چاہئیں۔
- **جدید اور سرکاری گوداموں کا جال:** حکومت کو ہر ضلع کی سطح پر بڑے گودام (Silos) بنانے چاہئیں جہاں کسان اپنی فصل محفوظ رکھ سکے اور قیمت کم ہونے پر اسے سستے داموں بیچنے پر مجبور نہ ہو۔

سوال نمبر 5: پاکستان میں موجودہ بینکاری نظام پر ایک نوٹ تحریر کیجئے۔

پاکستان کے بینکاری نظام (Banking System) کا ڈھانچہ

پاکستان کا بینکاری نظام انتہائی منظم، مستحکم اور جدید خطوط پر استوار ہے، جو ملکی معیشت کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے بینکنگ سسٹم کو بنیادی طور پر درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) — مرکزی بینک

اسٹیٹ بینک پاکستان کا سب سے بڑا مالیاتی ادارہ اور تمام بینکوں کا سربراہ (Central Bank) ہے۔ اس کا قیام **یکم جولائی 1948ء** کو قائد اعظم محمد علی جناح کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس کے بنیادی فرائض درج ذیل ہیں:

- ملک کے لیے کرنسی نوٹ جاری کرنا۔
- زری پالیسی (Monetary Policy) بنانا تاکہ ملک میں مہنگائی پر قابو پایا جا سکے اور روپے کی قدر مستحکم رہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- تمام تجارتی بینکوں کی نگرانی کرنا اور ان کے لیے قوانین بنانا۔
- حکومت کے بینک اور مشیر کے طور پر کام کرنا۔

2۔ تجارتی بینک (Commercial Banks)

یہ وہ بینک ہیں جو عوام اور کاروباری اداروں سے امانتیں (Deposits) جمع کرتے ہیں اور تاجروں، صنعت کاروں کو سود یا منافع پر قرضے (Loans) دیتے ہیں۔ ان میں دو طرح کے بینک شامل ہیں:

- **سرکاری بینک:** جیسے نیشنل بینک آف پاکستان (NBP)، جو حکومتی تنخواہوں اور سرکاری لین دین کا بڑا مرکز ہے۔
- **نجی بینک (Private Banks):** جیسے حبیب بینک (HBL)، مائیکروفنانس بینک، یونائیٹڈ بینک (UBL)، اور الائیڈ بینک۔ یہ بینک معیشت میں سرمائے کی گردش کو تیز رکھتے ہیں۔

3۔ اسلامی بینکاری (Islamic Banking) — جدید رجحان

پچھلے دو عشروں میں پاکستان میں اسلامی بینکاری کا نظام بہت تیزی سے مقبول ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی سرپرستی میں اب مروجہ سود کے بجائے شرعی اصولوں (جیسے مضاربہ اور مشارکہ) پر مبنی بینکاری ہو رہی ہے۔ **میزان بینک** پاکستان کا سب سے بڑا اسلامی بینک بن چکا ہے، اور اب قریباً تمام روایتی بینکوں نے اپنی اسلامی برانچز کھول لی ہیں۔

4۔ ڈیجیٹل اور موبائل بینکاری (Digital Banking)

پاکستان کا موجودہ بینکنگ نظام ٹیکنالوجی کے لحاظ سے دنیا کے کسی بھی ترقی یافتہ ملک سے کم نہیں ہے۔ انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل ایپس (Meezan App, HBL App)، اور **راست (RAAST)** جیسے تیز ترین آن لائن ادائیگی کے نظام نے پیسوں کی منتقلی کو انتہائی آسان اور فوری بنا دیا ہے، جس سے نقد رقم (Cash) رکھنے کی ضرورت کم ہو گئی ہے۔